انسانی اخلاقیات پر ماحول کے اثرات، ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Effects of Surroundings on Human Morals: A Critical Analysis

خدیجہ اکبر خان

پی ایچ ڈی سکالر دی یونیورسٹی آف لاہور

ڈاکٹر محمد نواز

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف گجرات

Abstact:

Almighty Allah indeed awarded the great honoured to the man and created him with the quality of great obedienc which is demanded by the teachings of islam that with the passage of time it would be better by the grace of Allah. But this is the fact that bieng having the same natural humble attitudes some of the people show their attitudes with bad manner but some of them show their attitudes with the good manner. It is raised a question that what are the reasons that having the birth of same natural obediences every person shows different behaviour with every other person? After all what are the factors and who are the responsible to creating the individual difference among the human attitudes?

The research work will serve as a guide to the parent, teaching community and every person in understanding the role of environment in the training of good attitudes among the human bieng and to identify the problems related to training of good attitudes, to make those problems understandable and also projecting their solutions in the light of the teachings of the Islam. This research work will describe the introduction and importance of good attitudes, role of environmental factors and different characters of environment which play a key role in the training of attituted and behaviour among the human bieng and it is also being presented the suggestion and recommendations for the better training of good attitudes.

KEY WORDS: Good, Manners, Environment, Affecting, Characters, Teachings, Islam.

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر لحاظ سے شرف بخشا ہے اور اسے سلیم فطرت پر پیدا کیا اسلامی تعلیمات کا سب سے بڑا طرہ امتیاز یہی ہے کہ وہ ہر فرد کو با اخلاق بنانا چاہتی ہے جو نہ صرف اپنی عبادات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبردار ہو بلکہ ایک

با کردار اور اعلیٰ اخلاقیات کا مالک بن سکے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر دوسرا انسان محفوظ رہے اور وہ انسان اپنے اخلاقیات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہی ہر لمحہ مضبوط سے مضبوط تر بناتا رہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ افراد کی فطرتِ سلیمہ کے باوجود کچھ افراد کے اعمال اسے فسادی بنا دیتے اور بد اخلاق کہلاتے ہیں لیکن کچھ افراد کے اعمال ان کی اصلاح کا باعث بنتے ہیں اور انھیں فسادی ہونے سے بچاتے ہیں جس کی بدولت وہ اخلاق کے مالک بن جاتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسی کیا وجہ ہے کہ ایک جیسی فطرت لے کر پیدا ہونے والے افراد کے اخلاقیات ایک دوسرے سے کیوں مختلف ہوتے ہیں ؟ آخر ایسا کونسا پیمانہ اور کونسی ترازو ہے جس سے ناپ تول کر یہ بتایا جا سکتا ہے کہ اچھے اور برے اخلاقیات کیا ہوتے ہیں ؟ آخر ایسے کونسے کردار ہیں جو انسانی اخلاقیات کی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں ؟ اور ایسے کیا عوامل ہیں جو انسان کی فطرت سلیمہ کو ابطال کی کھائیوں میں گرا دیتے ہیں یا ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز کر دیتے ہیں ؟

اس تحقیق کا مقصد انسانی اخلاقیات پر ماحول کے اثرات کا جائزہ لینا، انسانی اخلاقیات کو بہتر بنانے کے لئے ماحول میں پائے جانے والے انسانی کرداروں اور تربیتی اداروں کی رہنمائی کرنا، انھیں اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے سر انجام دے سکیں اس کے علاوہ انسانی اخلاقیات کو بہتر بنانے کے لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سفارشات بھی پیش کرنا ہے۔

اس تحقیق میں انسانی اخلاقیات کے لغوی معنی و اصطلاحی تعریفات بیان کی گئی ہیں۔ انسانی اخلاقیات کے زیر بحث کون کون سے پہلو آتے ہیں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ کس طرح انسانی ماحول انسانی اخلاقیات کو متاثر کرتا ہے ؟؟۔ ماحول میں کون کون سے عوامل اور کون کون سے کردار کس انداز سے انسانی اخلاقیات پر اثر انداز ہوتے ہیں ؟؟ اس حوالے سے چند سفارشات پیش کی گئی ہیں کہ کس طرح انسانی اخلاقیات میں مثبت تبدیلی کے لئے انسانی ماحول کو بہتر بنایا جا سکتا ہے ؟؟ اور آخر میں خلاصہ ٔبحث پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اپنی ذات کے بعد انسان کا تعلق اس کے ماحول سے جڑتا ہے جہاں وہ اکیلا نہیں رہتا ہے بلکہ اس ماحول میں وہ خاندان کے فرد کی حیثیت سے، معاشرے کے ایک رکن کی حیثیت سے اور ملک کے ایک شہری کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا تعلق اس کے ارد گرد رہنے والے ہر فرد کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے والدین، بہن، بھائی، اساتذہ، عزیز و رشتہ دار، اہل و عیال، دوست و احباب کے علاوہ معاشرے کے ہر فرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے ان تعلقات کے سبب اس پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں جنہیں اخلاق کہا جاتا ہے (1) اخلاق کا تعلق انسان کی اعلیٰ سیرت اور اچھے کردار سے ہے انسانی زندگی میں برائی اور بھلائی کے معیار کو مقرر کرتا ہے اور

زندگی کے لائحہ عمل اور نصب العین کو متعین کرتا ہے انسانی اخلاقیات کو سمجھنے کے لئے اخلاق کے معنی و مطالب کو سمجھنا ضروری ہے ذیل میں اخلاق کے لغوی معنی اور تعریف ذکر کی جاتی ہے۔

اخلاق کا واحد ہے "خلق"(2) جس کا مادہ خلق (خ اور ل کی پیش کے ساتھ) خصلت اور طبیعت کے معنی میں آتا ہے معنی ہے عادت، طبیعت، مزاج اور فطرت کے ہیں

تاج العروس میں اخلاق کے معنی اور تعریف ان الفاظ میں ذکر کئے گئے ہیں

الخُلُقُ، بالضَّمِّ، وبضَمَّتيْنِ: السَّجيَّةُ، وهُو مَا خُلِقَ عليهِ من الطَّبْع، وَمِنْه حَدِيثُ عائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كانَ خُلُقُه القُرآنَ: أَي كانَ مُتَمَسِّكاً بهِ، وبِآدابِهِ وأَوامِرِه ونَواهِيه، وَمَا يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ من المكارِمِ والمَحاسِنِ والألطافِ.(3)

ترجمہ: خلق کے معنی عادت اور طبیعت کے ہیں اسی سے حضرت عائشہؓ کا یہ ارشاد ہے کانَ خُلُقُه القُرآنَ یعنی آپ ﷺ قرآن مجید کے اداب، اوامر، نواہی، مکارم محاسن اور الطاف پر عمل کرنے والے تھے۔

وقالَ ابنُ الأعْرابِيّ: الخُلُقُ: المُرُوءةُ، والخُلُقُ: الدِّينُ وفِي التَّنْزيل: وإِنَّكَ لعَلَى خُلُقٍ عَظِيم والجَمْعُ أَخْلاقٌ، وحَقِيقَتُه أَنَّه لصُورَةِ الأنْسانِ الباطِنَةِ، وَهِي نَفْسُه وأَوْصافُها، ومعانِيها المُخْتَصَّه بهَا بمَنْزِلَةِ الخَلْقِ لصُورَتهِ الظاهِرَةِ وأَوْصافِها ومَعانِيها، (4)

ترجمہ: ابن الاعرابی فرماتے ہیں کہ خلق مروت اور دین کو کہا جاتا ہے قران مجید میں ہے وإِنَّكَ لعَلَى خُلُقٍ عَظِيم، خلق کی جمع اخلاق ہے۔ اخلاق انسان کی باطنی صورت ہے جو کہ انسان کے نفس، اس کے اوصاف اور مخصوص معانی پر مشتمل ہیں۔ جیسے خَلق انسان کی ظاہری صورت اس کے اوصاف اور معانی پر مشتمل ہے۔

أخلاق [جمع]: مف خُلُق: مجموعة صفات نفسية وأعمال الإنسان التي توصف بالحُسْن أو القُبْح.(5)

ترجمہ: اخلاق جمع ہے اس کا مفرد خلق ہے اخلاق نفس صفات اور ان اعمال کا ایسا مجموعہ ہے جسے اچھائی یا برائی سے متصف کیا جاسکتا ہو۔

مفردات فی غریب القرآن میں اخلاق کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

الخَلق والخُلق: فی الاصل واحد کا الشَرب والشُرب لٰکن خُصَّ الخَلق باالهيأت والصور المدركة بالبصر وخُصَّ الخُلُق بالقوىٰ والسجايا المدركة بالبصيرة(6)

ترجمہ: خَلق اور خُلق اصل میں شَرب اور شُرب کی طرح ایک ہی چیز ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ خَلق آنکھ سے نظر آنے والی ظاہری صفات کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ خُلق ایسی صفات کے ساتھ مخصوص ہے جو بصیرت سے معلوم ہوتی ہوں۔

سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں

"اخلاق سے مقصود باہم بندوں کے حقوق و فرائض کے وہ تعلقات ہیں جن کو ادا کرنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے"7

سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ کا کہنا ہے

"انسان کے لاشعور میں اچھائی برائی، اچھے اخلاق و اعمال اور برے اخلاق و اعمال ایک جیسے نہیں ہوتے بلکہ فجور ایک قبیح چیز اور تقویٰ ایک اچھی چیز سمجھی جاتی ہے اور جب یہ تصورات انسان کے لئے اجنبی نہیں ہوتے اور وہ اپنی خیر و شر سے آشنا ہو جاتے ہیں تو اسے اخلاق کا نام دیا جاتا ہے"8

اخلاق انہی صفات اور افعال کو کہا جاتا ہے جو انسان کی زندگی میں اس قدر رچ بس جاتے ہیں کہ غیر ارادی طور پر بھی ظہور پذیر ہونے لگتے ہیں انسان کو اللہ تعالیٰ نے اخلاقی حس اور قوت تمیز دی ہے جس کی بنا پر وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کرتا ہے9اور اخلاق وہ انسانی طاقت ہے جو اس کو اس کائینات میں صحیح کام کرنے کے لیے مطلوب ہے10

ایمان کے بعد دین کا اہم ترین مقصد افراد کے اخلاقیات کو بہتر بنانا ہے جسے تزکیہ اخلاق بھی کہا جا سکتا ہے اور جس کی تربیت کے لئے بھی دین اسلام نے واضح احکامات دیے ہیں۔ تربیت کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ انسان اپنے اعمال کو خود پاکیزہ بنائے اور پاکیزہ اعمال کو ہی اخلاقیات کہا جاتا ہے اور دوسرے معنی ہیں کہ ایک معاشرے میں پاکیزہ اخلاقیات اور اعلی کردار کے حامل افراد اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے معاشرے کے دوسرے بد اخلاق افراد کی تربیت کریں۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے قرآن اور احادیث میں واضح احکامات دیے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُالْحَكِيمُ﴾(11)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے رسول ﷺ مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا﴿ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾(12)

ترجمہ: اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا وقلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے

ہر مسلمان سے دین کا اہم ترین مطالبہ تزکیہ نفس ہے جس کا مطلب پاک صاف کرنا، میل کچیل دور کرنا یعنی نفسِ انسانی کو ہر طرح کی نجاستوں اور برائیوں کی آلودگیوں سے پاک کرنا اور اس کے اخلاقیات اور اعمال کو درست کرنا ہے 13 لوگوں کے ساتھ معاملات و تعلقات کو بہتر بنانا حقوق العباد بھی کہلاتا ہے یعنی اخلاقیات ایک طرح سے حقوق العباد کو احسن طریقہ سے ادا کرنے کا نام ہے ۔ جسکی درستگی کے لئے قرآن پاک میں بار بار احکامات جاری کئے گئے ہیں قرآن پاک میں حکیم لقمان بھی اپنے بیٹے کو اعمال کی درستگی کے ساتھ اصلاح خلق کی نصیحت کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیتے ہیں 14 اور ایسے تمام کاموں سے اجتناب کرنے کی نصیحت کرتے ہیں جو اخلاق شریفانہ کے خلاف ہو 15 اسی لئے اسلام میں اخلاقیات کی درستگی پر زور دیتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فرض کو عائد کیا ہے اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے اور برائی کے کاموں میں مدد نہ کرنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ (16)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیز گاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو

انسانی اخلاقیات کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ حقوق العباد احسن طریقہ سے ادا کرے، کیونکہ اس میں تقصیر اور کوتاہی کی معافی تب تک نہیں ہوگی جب تک وہ انسان معاف نہ کرے جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو، اس لئے تزکیہ نفس کو زندگی کا اہم مقصد قرار دے دیا گیا کیونکہ جو شخص اپنی شخصیت کا تزکیہ کرنے اور اسے اخلاقی برائیوں اور آلائشوں سے پاک کرنے میں کامیاب ہو گیا وہی دنیا و آخرت کی فلاح کا حقدار ہوگا(17)

انسان اس دنیا میں اکیلا نہیں رہتا بلکہ اس کے ارد گرد بہت کچھ ہے جسے ماحول کا نام دیا جاتا ہے اور انسانی اخلاقیات پر ماحول کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں مثلاً انسان کا ماحول اس کے والدین، اساتذہ، دوست، رشتہ دار اور قوم و ملت ہیں اور انسانی اخلاقیات کی نشوونما ان ہی کے دائرہ کار میں ہوتی ہے (18) بچہ جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اپنے والدین کے علاوہ اپنے ارد گرد بسنے والے افراد اور اچھے یا برے حالات و واقعات کے اثرات قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے (19) افراد کی دیہاتی و شہری و جنگلی زندگی 20 آب و ہوا 21، جنگ، حسب و نسب، خاندان، معاشی حالات، حکومتی و غیر حکومتی عہدے، عیاشی و کھیل کود

، مذہبی تحریکیں اور آبادی کا تناسب یہ سب چیزیں انسان کے مزاج، اخلاقیات اور عبادات پر بہت زیادہ اثرات مرتب کرتی ہیں ، اس طرح حالات کے بدلنے سے افراد کے رویوں میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں "22

ہر فرد کا اخلاق دوسرے فرد سے مختلف ہوتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس طرح کا ماحول میسر ہو اس کا اخلاق بھی اسی انداز میں پروان چڑھتا ہے یہی ماحول ہے جو انسان کو اچھا بنا دیتا ہے یا پھر برا، اگر ماحول اچھا مل جائے تو انسان اچھے اخلاقیات کا مالک بن جاتا ہے اور اگر ماحول اچھا میسر نہ ہو تو انسان کے اخلاقیات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے عطر فروش سے ہر صورت خوشبو ہی حاصل ہوتی ہے اور اس کے آس پاس کا ماحول ہر وقت اس خوشبو سے مہکتا ہے جبکہ رنگ ساز کے پاس سے بدبودار دھواں ہی اُٹھتا ہے جس سے اس کے ارد گرد ناخوشگوار سا ماحول رہتا ہے ، چھوٹی چھوٹی بستیوں میں رہنے والے افراد کا گفتگو کا انداز اور الفاظ کا چناؤ محلوں میں بسنے والے افراد سے یکسر مختلف ہوتا ہے دیہاتوں میں رہنے والے اکثر افراد بے تکلف اور غیر رسمی گفتگو کے عادی ہوتے ہیں جبکہ شہروں میں رہنے والوں کو اپنی ساکھ کا بڑا خیال ہوتا ہے وہ اختلافات کے باوجود اپنی گفتگو میں بد اخلاقی کا شائبہ بھی نہیں ہونے دیتے، امیر گھرانوں کے زیادہ تر بچے غریبوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ ایسے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں جہاں غریب ملازمین کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جن گھروں میں افراد کی تعلیم وتربیت کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے اور دینی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے ان گھروں میں پرورش پانے والے افراد اعلیٰ اخلاقیات کے مالک ہوتے ہیں اس طرح انسانی اخلاقیات پر ماحول کے بہت زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں 23 یعنی اگر ماحول اچھا نہ ہو تو وہ انسانی اخلاقیات کو فسادی بنا دیتا ہے اور اگر ماحول اچھا میسر آجائے تو انسان کو اپنے ماحول کی مذمت اور تحقیر کا خوف بھی ہوتا ہے اس لئے وہ اعلیٰ اخلاقیات کا مالک بن جاتا ہے 24 ماحول کی بنیاد پر انسانی اخلاقیات میں اختلافات سامنے آتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے

((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الأَرْضِ، فَجَاءَ مِنْهُمُ الأَحْمَرُ وَالأَبْيَضُ وَالأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالحَزْنُ وَالخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ.)) (25)

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو (مٹی کی) مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا، اس لئے اولادِ آدم میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے تو کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان، کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی سخت، کوئی خبیث اور کوئی طیب۔

ماحول بذاتِ خود اس میں پائے جانے والے افراد سے تشکیل پاتا ہے جو انسانی اخلاقیات کی تربیت اور تشکیل میں اپنا اپنا اہم کردار ادا کرتے ہیں ان میں درج ذیل نمایاں کرداروں کا تذکرہ کیا جارہا ہے

انسانی اخلاقیات کی تربیت میں والدین کا کردار سب سے اہم اس لئے ہے کہ والدین کی آغوش بچہ کی پہلی درس گاہ ہے اور اس دور میں بچہ کے دل و دماغ میں جو عادات نقش ہو جاتی ہیں وہ انمٹ ہوتی ہیں یہ عادات اچھی بھی ہو سکتی ہیں اور بری بھی(26) والدین اگر اس دور میں اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کا خیال رکھتے ہوئے ان کی عادات و اخلاقیات کی تعمیر اچھے طریقہ سے کرتے ہیں تو بچہ اعلیٰ اخلاقی عادات کا مالک بن جاتا ہے ورنہ بد اخلاقی کا نمونہ بن کر مخلوق کے لئے وبالِ جان بن جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ))(27)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے نئی نسل کی اخلاقی خرابی یا اچھائی کا ذمہ دار والدین کو ٹھہرایا ہے یہ سب اختیار والدین کو دے دیا گیا ہے چاہیں تو اپنے بچوں کو معاشرے کا ایک اچھا انسان بنالیں، چاہیں تو اسے معاشرے کے لئے ناسور بنادیں۔

علامہ بدر الدین عینیؒ اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہر بچہ کو معصوم اور گناہوں سے پاک پیدا کیا ہے لیکن ان کے والدین کی ترغیب و تعلیم کی وجہ سے بچوں میں تبدیلی آتی ہے 28 امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ

"یہ ذمہ داری والدین کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کے ذریعے انھیں ادب سکھائیں" 29

علامہ اقبالؒ کا خیال ہے کہ ماں اگر علم و ادب کی کوئی بڑی خدمت نہ بھی سر انجام دے سکے تب بھی صرف اس کی ممتا ہی قابل قدر ہے جس کے طفیل مشاہیر عالم پروان چڑھتے ہیں۔ ماں کی شفقت کو وہ پیغمبر کی شفقت کے قریب قرار دیتے ہیں جس سے اقوام کی کردار سازی ہوتی ہے اور اخلاقیات پروان چڑھتے ہیں۔ (30) اسی طرح والدین کا امتیازی سلوک دوسرے بچوں میں حسد کا جذبہ ابھارتا ہے حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کا حسد بھی اسی بنا پر تھا کہ ان کے والد صاحب حضرت یوسفؑ سے زیادہ پیار کرتے تھے

انسانی اخلاقیات کی تربیت میں استاد ایک روحانی درسگاہ کی حیثیت رکھتا ہے جو بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی کرتا ہے نبی کریم ﷺ نے استاد کی انھی اعلیٰ ذمہ داریوں کے پیش نظر اسے وراثت پیغمبری کا خاص امین ٹھہرایا جاتا ہے 31 دوران تدریس اساتذہ کا ذاتی اخلاق بھی بچے کی اخلاقی تربیت پر بہت اثر انداز ہوتا ہے بچوں سے بار بار اور چھوٹی بڑی غلطیاں سر

زد ہونے پر استاد کے سختی ودرشتی اور تشنیع وتضحیک کے رویہ سے بچے کی عزت نفس مجروح ہو جاتی ہے اور ان میں بد اخلاقی، ضد اور مخالفت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے32میر اذاتی مشاہدہ ہے کہ ایک دن سکول میں ایک بچہ نے سبق یاد نہیں کیا تو اس کی استانی نے ساری کلاس سے کہا کہ بچوں آپ کو بریک ڈانس دکھاؤں اور پھر اس بچہ کو چھڑی کے ساتھ مارنا شروع کیا وہ معصوم بچہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے کبھی دائیں کبھی بائیں ہوتا رہا تو استانی کہتی رہی "یہ دیکھو، یہ دیکھو! بریک ڈانس" اس دن کے بعد سکول کے زیادہ تر بچے اس بچہ کو "بریک ڈانس" کہہ کر پکارنے لگے، استاد کا بچہ کی پٹائی کرنا بعض دفعہ اخلاقی طور پر برا تصور نہیں کیا جاتا لیکن اس کی زبان سے نکلے ہوئے یہ چند الفاظ بد اخلاقی کے زمرے میں آتے ہیں کہ اس نے سکول کے زیادہ تر بچوں کے اخلاقیات کو بگاڑ دیا، یہ ایک واقعہ نہیں بلکہ ہمارے سکولوں میں ایسے واقعات معمول کا حصہ بن چکے ہیں، سکول کا ایسا ماحول بچہ کو کیا اخلاقی درس دے گا؟؟ استاد کا یہ رویہ اس بچہ کے لئے بھی اخلاقی قتل کے برابر ہے جس کی بدولت وہ سچائی اور اخلاقی اقدار کو جھٹلا کر انتقاماً جھوٹ اور بد اخلاقی کی راہ اختیار کرتا ہے33ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے

﴿ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ﴾

ترجمہ: اور دنیا کے گھمنڈ میں آکر اپنے بہر ونجات کو فراموش نہ کر

اس کے برعکس استاد کا مثبت اندازِ تعلیم وتدریس اور پیار ومحبت اور شفقت بھرا رویہ بچوں کے اخلاقیات میں مثبت تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے مولانا شبلی نعمانی کا کہنا ہے کہ وہ شبلی اپنے استاد کی وجہ سے بنے اور علامہ اقبال جیسے عظیم شاعر کی تعلیم وتربیت میں بھی ان کے استاد کا ہاتھ ہے افراد کی اخلاقی تعلیم وتربیت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا تھا

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ﴾34

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے آپ ﷺ ان کے لیے نرم ہوگئے اور اگر آپ ﷺ درشت اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے پاس سے بکھر جاتے۔

آپ ﷺ کے اپنے اعلیٰ اخلاقیات ہی کی بنیاد پر اسلام اتنی جلدی پوری دنیا میں پھیل گیا۔

انسانی اخلاقیات کی تربیت میں دوستی بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے با اعتماد، مخلص اور ایماندار دوست اگر اخلاقی تربیت اور تعمیرِ سیرت و کردار میں اہم کردار ادا کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں تو خود غرض لالچی دوست زندگیوں میں اخلاقی بگاڑ پیدا کر سکتے ہیں ایسی تعلیم کے لیے کسی خاص جگہ ،وقت اور نصاب کا تعین نہیں ہوتا گلی محلے میں لوگوں کے باہم لڑتے جھگڑتے اور گالم گلوچ کے رویے سے متاثر ہو کر بچے بھی گالیاں دینے اور مار کٹائی میں فخر محسوس کرتے ہیں اسی طرح انسانی اخلاقیات کو سنوارنے میں مذہبی رہنماؤں کا بڑا اہم کردار ہے باکمال اور ماہر علما کی صحبت بچے کو دینی علوم کا ماہر بناتی ہے(35)

انسانی زندگی نے ماحول کے اثرات کی صورت میں جو کچھ حاصل کیا ہے اس کی تطہیر اور پختگی کے لئے افراد کی طبیعتوں میں پائے جانے والے تخریبی اثرات کو مسترد کرنا، مفید اور تعمیری اثرات کو پختہ کرنا اور بہترین اخلاقیات کو انسانی مزاج میں شامل کرنا ضروری ہے36اس کے لئے ماحول کے ان عوامل کو سمجھنا ضروری ہے جو اخلاقیات پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

بچے کی اخلاقی تربیت میں گھر کا ماحول ایک کارخانہ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہاں پر انسانوں کی ایک نسل تیار ہوتی ہے اس لئے اس بنیادی اکائی کی مضبوطی کو اسلام سب سے اہم قرار دیتا ہے"(37) جہاں والدین کے علاوہ اور بھی لوگ بچوں کی سیرت و کردار اور بلند اخلاقیات کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اس عمر میں نفسیاتی، ذہنی، جسمانی وصنفی تبدیلیاں بچوں کو ایک نئے موڑ پہ لا کھڑا کرتی ہیں کیونکہ ان کے سامنے والدین کے علاوہ دادا، دادی، پھوپھو، چچا، تایا وغیرہ ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں، میرا تعلق مذہبی گھرانہ سے ہے جہاں میں نے اپنے والدین کو ہر کام میں سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کرتے دیکھا اور انھوں نے ہماری پرورش بھی سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق کی، لیکن میری شادی جس گھر میں ہوئی اس میں شائد ہی کوئی فرد نماز بھی ادا کرتا ہو لیکن پھر میری امی نے مجھے ایک بات کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا"بیٹی تمہارے گھر کا ماحول تم نے خود بنانا ہے جیسا ماحول تمہیں میکے میں ملا یہ ماحول مجھے بنا بنایا نہیں ملا بلکہ میں نے اور تمہارے ابو نے مل کر بنایا تھا اور جس گھر میں تم جا رہی ہو وہاں کا ماحول تم نے بنانا ہے اس لئے اپنے ماحول کو کبھی خراب نہ ہونے دینا کیونکہ اس کا اثر تمہارے بچوں کی تربیت پر پڑتا ہے"۔ آج 13 سال ہو گئے اور مجھے پتہ چلا کہ میری امی نے سچ کہا تھا میں نے اپنے بچوں کو ہر لمحہ اخلاقی تربیت دی، انھیں آپس میں کبھی لڑنے جھگڑنے، جھوٹ بولنے یا بد تمیزی کرنے کی اجازت نہیں دی اور میرے بچے کسی کو گالی بھی نہیں دیتے لیکن ایک بات قابلِ ذکر یہ ہے کہ گھر میں ہمارے علاوہ میری نند بھی رہتی ہیں جو نماز ادا نہیں کرتیں اور یہ عادت میرے بچوں میں بھی سرایت کرتی جا رہی ہے حالانکہ میں باقاعدگی سے پانچ وقت نماز ادا کرتی ہوں اور میں بار بار بچوں کو بھی نماز کی تاکید کرتی ہوں کبھی وہ نماز ادا کر لیتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں میں اگر زبردستی کروں تو میرا بیٹا کہتا کہ پھوپھو بھی تو

نماز نہیں ادا کرتیں، تو میں بعض دفعہ اس کی یہ بات سن کر لاجواب ہو جاتی ہوں، اس سے ثابت ہوتا ہے والدین کے علاوہ گھر میں رہنے والے دوسرے افراد کا کردار بھی بچوں کی اخلاقی تربیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

تعلیمی ادارے نوجوان نسل کو بہتر نظم و ضبط اور اخلاقی طور پر مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں سکول اوقات میں اپنے اساتذہ اور ہم جماعتوں کے اخلاقی رویوں، بہتر تعلیمی ماحول، کلاس رومز میں اور کلاس رومز کے باہر ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے بہت کچھ سیکھتے ہیں بچے غیر نصابی سرگرمیوں کے دوران طرح طرح کے لوگوں سے ملتے ہیں تو ان تمام افراد کا میل جول اور رویے بچوں میں خیر سگالی کا جذبہ پیدا کرتے ہیں بچوں میں جیت کی خوشی میں خود اعتمادی اور حوصلہ جبکہ ہارنے کی صورت میں برداشت اور صبر و تحمل جیسی اخلاقی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن دوسری طرف تعلیمی اداروں میں بے جا سختی، تنقید اور مار پیٹ بچوں کے اخلاقیات میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے اور بعض دفعہ اس معاملے میں بدسلیقگی اور بد مزاجی سے ایسا نقصان ہو سکتا ہے جس کی بھرپائی شائد ساری زندگی ممکن نہیں ہو پاتی، ایک 9 کلاس کے بچے کی خودکشی کا حقیقی واقعہ میری سہیلی کے کالج میں پیش آیا۔ وہ بچہ کلاس میں باقاعدہ حاضر ہوتا تھا لیکن تھوڑا نالائق اور شرارتی تھا جس کی وجہ سے اسے ہر روز سکول کی انتظامیہ کی تنقید اور سختی کا سامنا کرنا پڑتا تھا ایک دن اس نے پھر شرارت کی تو اس کے استاد اور پرنسپل صاحب نے کہہ دیا کہ آج آپ کے ابو سے آپ کی شکائت کروں گا۔ کون جانے کہ اس بچے کو کتنا ڈرایا اور دھمکایا گیا کہ گھر آکر پستول کی گولی سے اپنی جان لے لی۔ اپنی جان کی گنوائی اور اپنے ماں باپ جن کے لئے اکلوتا سہارا تھا وہ بھی چھن گیا۔ اس طرح تعلیمی اداروں کا ماحول اور استاد کا کردار انسانی اخلاقیات کو سنوارنے اور بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں 38

معاشی حالات افراد کے اخلاقیات پر اثر انداز ہوتے ہیں معاشی بدحالی دین کے ساتھ ساتھ افراد کے اخلاقی رویوں کو مسخ کر دیتی ہے اور ناداری اور مفلسی میں بعض دفعہ ایسے کام کر گزرتا ہے جو اخلاقی قدروں کے منافی ہوتے ہیں 39 بھوک اور افلاس کے مارے افراد کے سامنے اخلاقیات کچھ معنی نہیں رکھتے۔ ایسے گھرانوں کے افراد کے لئے اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کرنے کا وقت ہی نہیں ہوتا سارا وقت روزی کی فکر میں گزر جاتا ہے اس طرح معاشی بدحالی سے خاندان معاشرتی تضاد کا شکار ہو جاتے ہیں 40 پیٹ میں روٹی نہیں ہوگی تو ضمیر کی آواز بھی دب جائے گی اور بعض دفعہ ایسے معاشی حالات ہو جاتے ہیں کہ والدین اپنے بچوں کو ایک وقت کا کھانا بھی دینے کے لئے قرض لینے کے لئے طرح طرح کے جھوٹ بولتے ہیں اور واپس دینے کا وعدہ پورا نہیں کر پاتے 41 یا پھر مجبوراً والدین میں سے کوئی ایک بچوں سمیت خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں اسی لئے نبی کریم ﷺ نے مفلسی سے پناہ مانگی ہے 42

میڈیا انسانی اخلاقیات پر بہت زیادہ اثرانداز ہوتا ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے ہر طرف دھوم مچا رکھی ہے۔ چھوٹے بڑے سب ٹی وی، کمپوٹر، موبائل فونز، انٹرنیٹ، ڈیجیٹلز ڈائریز اور ویڈیو گیمز کے ہاتھوں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ میڈیا کے ذریعے نئی نئی چیزیں سیکھنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ میڈیا نے منفی انداز میں انسان کی ذہنی، جسمانی، اور اخلاقی کارکردگی کو بہت متاثر کیا ہے خاص طور پر بچے میڈیا سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں بچوں کو اخلاقی عادات میں بگاڑ، مار دھاڑ، جرم و تشدد کی ترغیب میڈیا ہی سے ملتی ہے جس سے ان کی زندگی میں اچھائی اور برائی کا معیار تبدیل ہو جاتا ہے اور اخلاقی معیار سے نیچے گر جاتا ہے اور ان کی شخصیت مسخ ہو جاتی ہے (43)

انسانی اخلاقیات کے دائرہ کار میں جن خوبیوں کو شامل کیا جاتا ہے ان میں ایمانیات ہے جس کی پہچان اس کے نتائج و آثار یعنی اخلاقِ حسنہ سے ہوتی ہے 44 صداقت اور سچائی ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کی ثناو مدح میں سب سے زیادہ صدق و سچائی کی فضیلت کا تذکرہ فرمایا ہے (45) جو نجات کی راہ دکھاتی اور ہلاکت کی راہ سے بچاتی ہے (46) صبر و تحمل ہے جس میں انسان اپنی خواہشات پر مبنی اپنے اعمال کو ترک کرتا ہے (47) یہ اخلاقی خوبی تو دشمن کو بھی راہ راست پر لا سکتی ہے۔ (48) شرم و حیاء ہے جسے ایمان کی ایک شاخ قرار دیا گیا ہے (49) جس کی بدولت انسان برائی سے اجتناب کرتا ہے (50) افراد کی عزت و احترام ہے اللہ کے کنبہ (51) کی حیثیت سے ہر فرد کا خون، مال اور عزتوں کو ایک دوسرے کے لئے نہایت قابل عزت قرار دیا ہے (52) عبادات ہے (53) آواز میں میانہ روی اور عاجزی ہیں (54)

انسانی اخلاقیات کی تربیت کے لئے ماحول کو کس طرح بہتر بنایا جائے

نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ:

یہ اللہ تعالیٰ کا انسانیت پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے نبی نوع انسان کو پیدا کرنے کے بعد انسانی اخلاقیات کی تکمیل و اصلاح کے لئے انھی میں سے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ)) (55)

ترجمہ: میں اخلاق عالیہ کو اُن کے اتمام تک پہنچانے کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں

آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ آپ ﷺ اپنی زندگی میں تلخ و شیریں، غصہ و محبت، اچھے اور برے کسی حال میں بھی بد گوئی اور بد زبانی کرنے والے نہ تھے۔ انسانی اخلاقیات کی تکمیل کے لئے آپ ﷺ نے پہلے فضائل

اخلاق، احسان و کرم اور عفو و در گزر کے اصول و فروع نہایت اچھے طریقے سے قائم کئے اور پھر ان اصولوں کی عملی ترویج کی 56 اور وہی اصول ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ آپ ﷺ کی حیات اطہر، آپ ﷺ کی سنت مطہرہ آپ ﷺ کی زندگی کا مثالی نمونہ ہے اور آپ ﷺ کی زندگی کا عملی اخلاقی مظہر ایک خاص دور، ایک مخصوص قوم یا ایک متعین علاقے کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہر نسل اور ہر قوم کے لئے نمونہ ہے (57) معاشرے کے ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے وہ پیار، محبت اور شفقت سے انسانی اخلاقیات کی درستگی کے فرائض ادا کریں، سختی دھونس اور جبر سے کسی بھی فرد کی اخلاقی تربیت کی جائے گی تو وہ اسے ہر گز قبول نہیں کرے گا اللہ کے رسول ﷺ نے بھی سختی کرنے والے اور نرمی نہ کرنے والے دل سے اللہ کی پناہ مانگی 58 اور تعلیم و تربیت کے عمل میں سختی سے منع فرمایا ہے جیسا کہ اس حدیث میں آپ ﷺ کا بیان ہے

((عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا))59

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (تعلیم و تربیت میں) آسانی کرو اور سختی نہ کرو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور (زیادہ ترڈرا کر انہیں تعلیم و تبلیغ سے) متنفر نہ کرو۔

معاشرے کی اجتماعی انداز میں تعلیم و تربیت کی ضرورت

انسان اپنے ماحول سے انفرادی طور پر بھی متاثر ہوتا ہے (60،) اور اجتماعی طور پر بھی اس لئے افراد کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ماحول میں پائے جانے والے ہر کردار کی انفرادی اور اجتماعی طور پر اخلاقیات کی تطہیر اور پاکیزگی مطلوب ہے انسان فطرتاً اجتماعیت پسند ہے اس لئے فرد اور معاشرہ لازم و ملزوم ہیں اور افراد کا اثر معاشرے پر پڑتا ہے اور معاشرے کا اثر فرد پر، کیونکہ افراد کی غالب اکثریت معاشرے کی رو میں بہنے کی عادی ہے بالخصوص بچے اور نوجوان بہت جلد اور بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اس لئے اگر معاشرہ صحت مند اخلاقی اقدار کا حامل ہو گا تو اس ماحول میں پرورش پانے والے بچے اور نوجوان کے اخلاق کی تربیت و تعمیر کا عمل آسان ہو جاتا ہے (61)۔ قرآن مجید نے تعمیر اخلاق اور تزکیہ نفس ہی کو انسان اور دین کے تعلق کا بنیادی مقصد قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا۔ ﴾ (62)

ترجمہ:اور انسانی جان کی قسم اور اسے ہمہ پہلو توازن و درستگی دینے والے کی قسم۔ پھر اس نے اسے اس کی بدکاری اور پرہیز گاری (کی تمیز) سمجھادیo بیشک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کر لیا اور بیشک وہ شخص نامراد ہو گیا جس نے اسے (گناہوں میں) ملوث کر لیا (اور نیکی کو دبا دیا)o

والدین واساتذہ کا کردار

انسانی اخلاقیات کی تربیت میں سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والی شخصیات والدین اور اساتذہ ہیں دونوں کو چاہئے کہ وہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں کسی قسم کی غفلت نہ برتیں اور بچپن ہی سے بچوں کے اندر اچھی عادات پیدا کریں (63) جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے

((أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ)) (64)

ترجمہ:۔"اپنے بچوں کا اکرام کرو اور انہیں اچھی تربیت دو۔" ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

((مانحل والد ولداً من نحل أفضل من أدب حسن)) (65)

ترجمہ:۔"کسی باپ نے اپنے بیٹے کو عمدہ اور بہترین ادب سے زیادہ اچھا ہدیہ نہیں دیا۔"

تعلیم وتربیت کے ذریعے بچوں کے اخلاقیات کو بہتر بنایا جاسکتا ہے 66 لیکن اس مقصد کے لئے والدین اور اساتذہ کو چاہئیے کہ اپنے گھر اور سکول کا ماحول اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں جہاں اخلاقی اقدار معاشرتی و ثقافتی اقدار کا خصوصی خیال رکھا جائے ،موانع سے بچوں کو روکا جائے اور فوز و فلاح کی طرف راغب کیا جائے، بے اعتدالی اور امتیازی سلوک سے احتراز کریں تاکہ بچوں میں احساس کمتری، نفرت، مایوسی اور بغاوت کا جذبہ پیدا نہ ہو اس کے علاوہ والدین اپنے بچوں کو بچپن ہی سے عبادات کا عادی بنائیں جو ذات و شخصیت کی اصلاح وتربیتِ اخلاقیات کے لیے ضروری ہیں (67) گھر اور سکول کے ماحول کو بچوں کے مزاج کے ہم آہنگ بنایا جائے ایسے حالات میں والدین کو بچوں کی تعلیم وتربیت کرنے میں سہولت ہوتی بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے بچوں کے مزاج اور سمجھ کے مطابق طریقہ تربیت اپنایا جائے، اصلاحِ سیرت و کردار سازی میں محبت، احسان اور نرمی کی راہ اختیار کریں۔ جس طرح نبی کریم ﷺ افراد کی تعلیم و تربیت میں اختیار کرتے تھے آپ ﷺ کی صفتِ رحمت اور سامانِ رحمت سے لبریز اندازِ تعلیم وتربیت جو انسانیت کو حاصل ہوئی اس کی مثال نہیں اگر کوئی فرد آپ ﷺ سے جھگڑا بھی کرتا اور آپ ﷺ کو برا بھلا بھی کہتا 68 لیکن آپ ﷺ کبھی کسی کی بات کا برا نہیں مانا بلکہ سب کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا آپ ﷺ نے بذات خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا ہے

((إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا، وَلَا مُتَعَنِّتًا، وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا))(69)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈانٹنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا بنا کر بھیجا ہے

انسانی اخلاقیات کی تربیت کے لئے پیار اور محبت کی راہ اختیار کرنی چاہئے جو سب کے لئے پسندیدہ عمل ہے(70)

معاشی نظام کی طرف توجہ:

معاشی بد حالی کا مسئلہ حل ہونا چاہئے اور ہر فرد کے پاس اس کی صلاحیتوں اور اہلیتوں کے مطابق ملازمت (تجارت، زراعت، دستکاری یا کسی بھی قسم کے ہنر وغیرہ) ہونی چاہئے تاکہ اس کے پاس اتنی آمدن ہو کہ اس کی ضروریات مناسب حد تک پوری ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے معاش کا انتظام اس دنیا میں کر رکھا ہے بس اس کے لئے تھوڑی محنت کرنا پڑتی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

((وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ)) (71) ترجمہ: اور ہم نے اس میں تمہارے لئے اسبابِ معیشت پیدا کئے،

اپنے روزگار اور محنت کے ساتھ اللہ پر بھروسہ بھی ہونا چاہئے(72) جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

((لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا))

ترجمہ: اگر تم اللہ پر توکل کرو تو پرندوں کی طرح وہ تمہیں روزی عطا کرے گا تم دیکھتے ہو کہ وہ صبح خالی پیٹ گھر سے نکلتے ہیں اور لیکن شام کو آسودہ ہو کر (گھونسلوں میں) واپس آتے ہیں

لیکن کچھ افراد کسی معذوری کے تحت اپنی روزی کا انتظام کرنے کے قابل نہیں ہوتے تو اسلامی ریاست کی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایسے افراد کے لئے ضروریاتِ زندگی کا انتظام کیا جائے تاکہ انسانی اخلاقیات کی تعمیر میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو اور اس مقصد کے لئے اسلام میں زکوۃ، عشر اور صدقات دینے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ایسے افراد کے معاش کا انتظام کیا جا سکے 73

حاصل کلام

انسان اپنے وجود اور بقا میں معاشرے کا محتاج ہے انسان کے لئے معاشرے سے الگ تھلگ رہنا ممکن ہی نہیں، معاشرے کے اندر رہتے ہوئے انسان اپنے ارد گرد کے ماحول سے اثر قبول کرتا ہے اپنے والدین، بہن، بھائی، عزیز و رشتہ دار، اہل و عیال، دوست و احباب کے علاوہ معاشرے کے ہر فرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے یہ تعلقات انسانی رویے پر مثبت یا منفی اثرات مرتب کرتے ہیں جنہیں اخلاق کا نام دیا جاتا ہے اخلاق جمع ہے جس کا واحد خلق ہے۔ خلق کے معنی خصلت اور طبیعت کے ہیں۔ اخلاق ان

صفات اور افعال کو کہا جاتا ہے جو انسان کی زندگی میں اس قدر رچ بس جاتے ہیں کہ غیر ارادی طور پر بھی ظہور پذیر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی زندگی میں اخلاق کی اہمیت مسلم ہے جو شخص اپنی شخصیت کا تزکیہ کرنے اور اسے اخلاقی برائیوں اور آلائشوں سے پاک کرنے میں کامیاب ہو گیا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر تزکیہ نفس کا حکم دیا گیا ہے اور رسول اللہ کی بعثت کی ذمہ داریوں میں تزکیہ نفس بھی ایک اہم ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح امر بالمعروف اور نھی عن المنکر فرض قرار دے کر ہر انسان کی یہ ذمہ قرار دی گئی ہے کہ اپنے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی اصلاح کی بھی فکر کریں۔ انسانی اخلاقیات کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ ایک نہ ختم ہونے والی اہم ذمہ داری ہے۔ جو بچے کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو جاتی ہے اور پھر ساری زندگی جاری رہتی ہے انسانی اخلاقیات میں اس کے ارد گرد پائے جانے والے ماحول کے بہت زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں افراد کے والدین، دوست احباب، رشتہ دار، استاد کے علاوہ دوسرے تمام افراد کے رویوں کے ساتھ ساتھ گھر، گلی، محلہ، سکول و کالج یا دفاتر کا ماحول اور سب سے بڑھ کر معاشی حالات اس کی اخلاقیات کی تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں انسان کو اگر اچھا ماحول ملے گا تو اس سے اس کے اخلاقیات پر مثبت اثرات مرتب ہونگے اور اس کا اخلاق اچھا ہو گا لیکن اگر انسان کو ماحول اچھا نہ ملے تو اس کے منفی اثرات اس کے اخلاق پر بھی پڑتے ہیں اور اخلاق میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور وہی افراد معاشرے کے لئے وبالِ جان بن جاتے ہیں۔ معاشرے میں رہنے والا ہر فرد اپنے حصے کی ذمہ داریوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سر انجام دے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک کامیاب اور عظیم اخلاقیات سے سرشار نسل ابھر کر اس معاشرے کو جنت کا گہوارا بنا سکتی ہے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہر والدین، استاد اور دوست احباب کو اپنا کردار بخوبی ادا کرنے اور ایسی نسلوں کو پروان چڑھانے کی توفیق عطا فرمائے جو دنیا میں دین کی سربلندی اور آخرت میں فلاح کا سبب بن سکیں۔ آمین

حواشی و حوالہ جات

[1] شبلی نعمانی،ندوی ، سلیمان،سید،سیرت النبیﷺ،مکتبہ مدنیہ لاہور، اشاعت:1408ھ ، ج6،ص8

[2] ابن منظور ، محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدين الأنصاري الرويفعى الإفريقى ، لسان العرب ، دار صادر بيروت الطبعہ: الثالثہ ، اشاعت: 1414 ھ،ج10،ص86

[3] زبیدی،محمد بن محمد، تاج العروس ، دارالهدایہ ، ج25،ص258

[4] تاج العروس، ج25،ص258

[5] مختار عبدالحمید، ڈاکٹر،معجم لغة العربية المعاصرة ، عالم الكتاب ، بيروت ، 2008ء،ج 1 ص688

[6] راغب اصفہانی ، حسین بن محمد،مفردات فی غریب القرآن ، دارالقلم ، دمشق ، ص297

[7] سیرت النبیﷺ ، ج6،ص8

[8] مودودی، سید ابو الاعلیٰ ، لاسماء الحسنیٰ ، ادارہ معارف اسلامی ، ملتان روڈلاہور ، میٹرو پرینٹرز لاہور، اشاعت چہارم جنوری 2007ء، ص 226

[9] لاسماء الحسنیٰ ، ص 56

[10] مودودی ، سید ابو الاعلیٰ ، تفہیم القرآن ، سروسز بک کلب پبلشرز، اشاعت:1989: ج3،ص97

[11] سورۃ البقرۃ 2 :129

[12] سورۃ البقرۃ 2 :151

[13] سیرت النبیﷺ، ج6،ص10

[14] محمد شفیع ، مفتی ، معارف القرآن،ادارہ المعارف کراچی،پاکستان، اشاعت:2005ء، ج7،ص38

[15] معارف القرآن، ج7،ص39

[16] سورۃ المائدہ5 :2

[17] سیو ہاروی ، حفظ الرحمن ، محمد ، اخلاق اور فلسفہ اخلاق، ۔مکتبہ رحمانیہ لاہور ، فالکن مقبول پبلشرز لاہور ، مارچ ، 1976ء ، ص134

[18] اخلاق اور فلسفہ اخلاق ص 54-53

[19] ابن خلدون، ابوزید عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون ولی الدین التونسی الحضرمی الاشبیلی المالکی،مقدمہ ابن خلدون،نفیس اکیڈیمی ، کراچی،اشاعت:2003ء،ص233

[20]ایضاً،ص145

[21] ایضاً،ص192

[22] ایضاً،ص142

[23] مقدمہ ابن خلدون ، ص233

[24]سیو ہاروی، حفظ الرحمن ، اخلاق اور فلسفہ اخلاق ، ص 22

[25] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ، الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان : دار الغرب الاسلامی،اشاعت: 1998ء،کتاب تفسیر القرآن، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ،حدیث نمبر:2955،ج5،ص54

[26] اصلاحی،امین احسن، تزکیہ نفس،جلد دوم،فاران فاونڈیشن،لاہور،طبع:سوم،اشاعت:جولائی 1994ء،ص162

[27] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری :کتاب الجنائز، بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلاَدِ المُشْرِكِينَ،حدیث نمبر:1385،ج2،ص100

[28] بدر الدین عینی، ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود ، عمدة القاري شرح على صحيح البخاري، دار الفکر، بیروت، لبنان،اشاعت : 1399ھ ، 1979ء،ج13،ص135

[29] بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد ، شرح السنة، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان ، اشاعت: 1403ھ ، 1983ءج:2 ، ص 407

[30] اخلاق اور فلسفہ اخلاق، ص 20

[31] ابو داود، سلیمان بن اشعث سبحستانی ، السنن لبنان : دار الفکر ۔بیروت،طبع : اول اشاعت : 1414ھ ، 1994ء ، کتاب العلم،باب البحث علی طلب علم ، حدیث نمبر:3641،ج3،ص317

[32] احیاء علوم دین ، ج1, ص57

[33] قرضاوی، ڈاکٹر علامہ یوسف ، رسول اکرم ﷺ اور تعلیم،مترجم:ارشاد الرحمن،گنج شکر پرنٹرز،اشاعت: 2009ء،ص197

[34] سورۃ آل عمران3 :159

[35] ندوی، ریاست علی، سید ، اسلامی نظام تعلیم،دار المصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ ، یو پی،انڈیا،اشاعت:ء 1999 ، ص365

[36] عبد الرشید (جالندھری)، میاں ، اسلام اور تعمیر شخصیت ، مکتبہ جدید پریس لاہور ، اشاعت: جون 2000ء،ص3و4

[37] ام کلثوم، ڈاکٹر ، بچے کی تربیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ، ادارہ تحقیقات اسلامی پریس ، اسلام آباد،طبع چہارم،اشاعت:2006ء،ص 140

[38] ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر ، تفسیر القرآن العظیم، دار المعرفہ، بیروت، لبنان ، اشاعت: 1400ھ ، اشاعت:1980ء،ج1،ص246

[39] قرضاوی،یوسف ، علامہ،اسلام میں غریبی کا علاج ، مترجم محمد سرور عاصم ، مکتبہ اسلامیہ،لاہور،اشاعت:مئی 2011ء،ص29

[40] قریشی ، وحید ، تعلیم کے بنیادی مباحث،انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد ، اشاعت: 1998،ص86

[41] بخاری، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلاَمِ۔حدیث نمبر:832،ج1،ص166

[42] نسائی، احمد بن شعیب بن علی ابو عبد الرحمن ، السنن۔ دار الحدیث قاہرہ،اشاعت :1987ء، كِتَابُ السَّهْوِ، بَابُ التَّعَوُّذِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ،حدیث نمبر:1347،ج3،ص73

[43] بچے کی تربیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ، ص 105-108

[44] سیرت النبیﷺ،ج6،ص13

[45] اخلاق اور فلسفہ اخلاق ، ص 506

[46] علاء الدين علي المتقى بن حسام الدين الهندي البرهان ، كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ، بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالہ،اشاعت: 1399 ھ، 1979ء:الكتاب الثالث في الأخلاق، الباب الأول: في الأخلاق والأفعال المحمودة ، حدیث:7296،

[47] غزالی ، أبو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالي الطوسي، إحياء علوم الدين ، دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان ، س ن،ج 4 ، ص 67

[48] اخلاق اور فلسفہ اخلاق ، ص510

[49] صحیح بخاری:کتاب الایمان بَابٌ، الحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ،حدیث نمبر:24 ، ج1،ص14

[50] ابن حجر ، عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی ، فتح الباري في شرح صحيح البخاري ، ، دار النشر : دار ابن الجوزي - السعودية ، الطبعة : الثانية ، اشاعت: 1422ھ،ج1،ص54

[51] البیہقی احمدبن الحسین: شعب الایمان مکتبۃ الرشد، الریاض اشاعت 2003،ج9 ، ص521

[52] ابن ماجه، ابو عبد االله محمد بن یزید قزوینی ، السنن-بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیه، اشاعت : 1998ء،کتاب المناسک، باب الخطبة،یوم النحر،حدیث نمبر:3055،ج2،ص1015،ج3،ص429

[53] سیرت النبیﷺ،ج6،ص12

[54] تفسیر معارف القرآن،ج7،ص39

[55] البانی، محمد ناصر الدین ، سلسلة الاحادیث الصحیحة، المکتب الاسلامی ، بیروت، لبنان ، اشاعت: 1405ھ ، 1985ء، حدیث نمبر: 45

[56] سیرت النبی ﷺ،ج:1،ص:135

[57] قطب شہید ، سید، اسلام کا نظام تربیت، ، مترجم پروفیسر ساجد الرحمن صدیقی ۔اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور ، پاکستان ، ص 303

[58]سنن نسائی ، کتاب الاستعاذہ،باب الاستعاذہ من قلب لا یحشع، حدیث :5442،ج8،ص254

[59] صحیح بخاری :کتاب العلم ، بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺيَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالعِلْمِ كَيْ لاَ يَنْفِرُوا،حدیث :69،ج1،ص25

[60] حجة البالغه ، ج1، ص 78

[61] اسلام اور تعمیر شخصیت ، ص4

[62] الشمس91 :10-7

[63] اخلاق و فلسفه ، ص 11

[64] سنن ابن ماجه :کتاب الادب، بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ، وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ،حدیث نمبر:3671،ج2،ص1211

[65] احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد شیبانی ، المسند-بیروت، لبنان : المکتب الاسلامی،اشاعت: 1398ھ ، 1978ء،مسند المدنیین ، ج : 4،ص:77

[66] حجة الله البالغه ، ج1، ص54

[67] اسلام اور تعمیر شخصیت ، ص 127.،130

[68] رحمت عالم،ص47

[69] مسلم، ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری ، الصحیح ، بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی،س ن:کتاب الطلاق،باب بیان ان تخییر امراته لا یکون ، حدیث نمبر:1478،ج2،ص1104

[70] نووي ، محي الدین یحیی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن حزام ، الصحیح مع مختصر شرح امام نوویؒ،مترجم وحید الزمان، مکتبه نعمانیه اردوبازار لاہور پاکستان ، اشاعت:2004ء،ج:4،ص107

[71] سورة الاعراف7: 10

[72]سنن ابن ماجه،کتاب الزهد، بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ،حدیث:4164،ج2،ص1394 ،

[73] اسلام میں غریبی کا علاج،ص111